١٦ / ٦ / ٣٠ھ
٢٧ ـــ ھ
٨٩ / ٢٨٧ - ٣٨٩
1-6-09 دارالشہید الحقوق

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسائل کے بارے میں

(1)

جعلی سند سرٹیفکیٹ وغیرہ کے ساتھ نوکری وغیرہ لگوانا کیا یہ جائز ہے اور اسکی کمائی حلال ہے

(2)

کیا فرماتے ہیں ایک مدرسہ جسمیں چھٹی کے شرائط مندرجہ ذیل ہے۔
بھائی کی شادی بہن کی شادی ماں باپ قریبی رشتہ دار کی فوتگی۔
اس کے علاوہ پورے سال میں چھٹی نہیں ملتی۔ کہ طالب علم جھوٹ بول کر بھائی کی یا بہن کی شادی لے تو ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر کوئی جائز طریقہ ہو تو دریافت فرمائیں

(3)

طلباء سے مدرسہ کا قانون ہے کہ موبائل اگر کسی طالب علم سے پکڑا جائے تو استاد طالب علم کے موبائل کو آگ میں ڈال دے گا یا موبائل کو فروخت کر کے مدرسے کا بجلی کا بل ادا کریں گے کیا یہ جائز ہے ہم نے فقہ میں یہ پڑھا کہ مالک اگر چیز کے فروخت کرنے پر راضی نہ ہو تو بیع نہیں ہو سکتی تو کیا استاد کو حق ہے کہ طالب علم کے مال کو طالب علم کی اجازت کے بغیر فروخت کر سکتا ہے۔ وضاحت سے جواب بتائیں۔

جواب جلدی چاہیے

نوید عمر حیات

محمد داری

نوٹ آپکے دارالافتاء میں کتنے سوال لکھنے چاہیئے دو یا ۳ یا پانچ الخ

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ سرٹیفکیٹ ایک شہادت نامہ ہے کہ حامل ھذا اس منصب کا اہل ہے جس کے حصول کی کوشش کی جارہی ہے۔

لہٰذا جعلی سند یا سرٹیفکیٹ کے ذریعے نوکری حاصل کرنا جائز نہیں ہے اور اس کمائی کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ نوکری کرنے والے میں اس طرح حاصل کی گئی نوکری کرنے کی اہلیت ہے اور وہ اپنے فرائض منصبی پوری طرح سرانجام دیتا ہے تو کمائی جائز ہے بصورت دیگر ناجائز۔

۲۔ ہر ادارے کے اپنے قوانین اور اصول وضوابط ہوتے ہیں اور سال کی ابتداء میں یا داخلہ لیتے وقت طالب علم ان شرائط کو پورا کرنے کا اقرار کرتا ہے تب داخلہ ملتا ہے لہٰذا اگر مذکورہ مدرسہ میں سارا سال قریبی محرم رشتہ داروں کی شادی یا فوتگی کے علاوہ کسی اور موقع پر چھٹی نہ ملنے کا قانون ہے تو طالب علم کیلئے اس قانون کی پاسداری کرنا لازم ہے، دھوکے اور جھوٹ سے رخصت لینا جائز نہیں ہے اس سے احتراز کرنا ضروری ہے۔ البتہ اگر کوئی اور ضرورت ہو تو اساتذہ کو پوری تفصیل بتا کر رخصت لی جائے۔

۳۔ اگر مدرسہ کے قانون کے مطابق طالب علم کو موبائل رکھنے کی اجازت نہیں ہے تو طالب علم کیلئے موبائل رکھنا جائز نہیں ہے۔ بصورت دیگر مدرسہ والوں کو یہ حق تو ہے کہ طالب علم سے موبائل ضبط کریں، لیکن اس موبائل کو فروخت کرنا، جلا دینا یا توڑ دینا جائز نہیں ہے بلکہ وہ ضبط کرکے اپنے پاس محفوظ رکھیں اور سال کے آخر میں واپس کردیں۔ یا پھر اس خلاف ورزی پر کوئی اور مناسب سزا تجویز کریں۔

قولہ تعالیٰ: ولا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل

قال القرطبي تحت هذه الآية: والمعنى لا يأكل بعضكم مال

بغير حق فيدخل في هذا القمار والخداع والغصوب وجحد الحقوق مالا

Scanned by CamScanner

لانطيب فيه مالكه أو حرمته الشريعة وإن طابت به نفس مالكه........
من أخذ مال غيره لاعلى وجه اذن الشرع فقد اكله بالباطل.
(الجامع لاحكام القرآن: ١/ ٢٢٥، دار الكتب العلمية)
عن ابي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: آية المنافق ثلاث اذا حدث كذب، واذا وعد اخلف، واذا ائتمن خان.
وفي فتح الباري...... فنبه على فساد القول بالكذب وعلى فساد الفعل بالخيانة وعلى فساد النية بالخلف.
(فتح الباري، ١/ ١٢١، ١٢٢، قديمي كتب خانه)
ياايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم
(النساء، ٤: ٥٩)
عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: السمع والطاعة حق مالم يؤمر بمعصية، فاذا امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة.
(صحيح البخاري: كتاب الجهاد والسير، باب السمع والطاعة، رقم ٢٩٥٥، دار السلام)
قال في المعراج: لأن طاعة الإمام فيما ليس بمعصية واجبة اهـ
(الدر مع الرد: كتاب العيدين، ٣/ ٦٢، دار المعرفة)
مخالفة الأمير حرام .... لأن طاعة الامام فيما ليس بمعصية فرض.
(حاشية ابن عابدين: كتاب الجهاد، ٦/ ٢٣٢، ٢٠٣، رشيدية)
تصرف الإمام على الرعية منوط بالمصلحة.
(الاشباه والنظائر، ١/ ١٣٧، القاعدة الخامسة، دار الفكر)
التصرف على الرعية منوط بالمصلحة. أتى بصيغة المصدر المحذوف فاعله ليفيد التعميم.......... ويشمل ايضاً الأوصياء ومتولي الأوقاف فان جميعهم مناط تصرفاتهم العائدة لمن هم تحت ولايتهم بالمصلحة اى بما

فيه نفع يعود إليهم والاقتصار فيهم غير صحيح ولا نافذ شرعا وهذه القاعدة ما في الأشباه تصرف الإمام على الرعية منوط بالمصلحة، لان كل من دون السلطان ولايتهم مستمدة منه، فحكمهم حكمه في إناطة، تصرفهم بالمصلحة.

(شرح المجلة لخالد الاتاسي: المادة ٥٨، ١/ ١٢١، ١٢٢، رشيدية)

التعزير...... (لا بأخذ مال في المذهب) بحر. وفيه عن البزازية وقيل يجوز وفي الرد: قوله (وفيه) أي: في البحر، حيث قال: وأفاد في البزازية أن معنى التعزير بأخذ المال على القول به إمساك شيء من ماله عنه مدة لينزجر ثم يعيده الحاكم إليه، لا أن يأخذه الحاكم لنفسه أو لبيت المال كما يتوهمه الظلمة، إذ لا يجوز لأحد من المسلمين أخذ مال أحد بغير سبب شرعي.

(الدر مع الرد: باب في التعزير، ٦/ ٩٨، دار المعرفة)

(العالمگيرية: كتاب الحدود، فصل في التعزير، ٢/ ١٦٧، رشيدية)

(البحر الرائق: كتاب الحدود، فصل في التعزير، ٥/ ٦٨، رشيدية) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسكوي

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية، كراتشي

٢١/ ٦/ ٣٠هـ

الجواب صحيح

٢٧/ ٦/ ١٤٣٠هـ

الجواب صحيح

٢٧/ ٦/ ٣٠هـ